بسلسلہ انتخابی مہم احرار اسلام نمبر ۱

مسٹر جناح کا اسلام

ہندوستان کے ۱۰ کروڑ مسلمانوں کا نام نہاد راہنما
ایک پارسی عورت کو حلقۂ زوجیت میں لینے
کے لئے حلفیہ اقرار نامہ کے ذریعہ مسلمان
ہونے سے انکار کرتا ہے اور آج تک کلمۂ توحید
پڑھ کر مسلمان نہیں ہؤا۔ لیکن پھر بھی
مسلمانوں کا ــــــ قائدِ اعظم

(از مولٰنا) مظہر علی اظہر
ناظمِ اعلیٰ مجلس احرار اسلام ہند - لاہور

قیمت ۱ر

۷۸۶
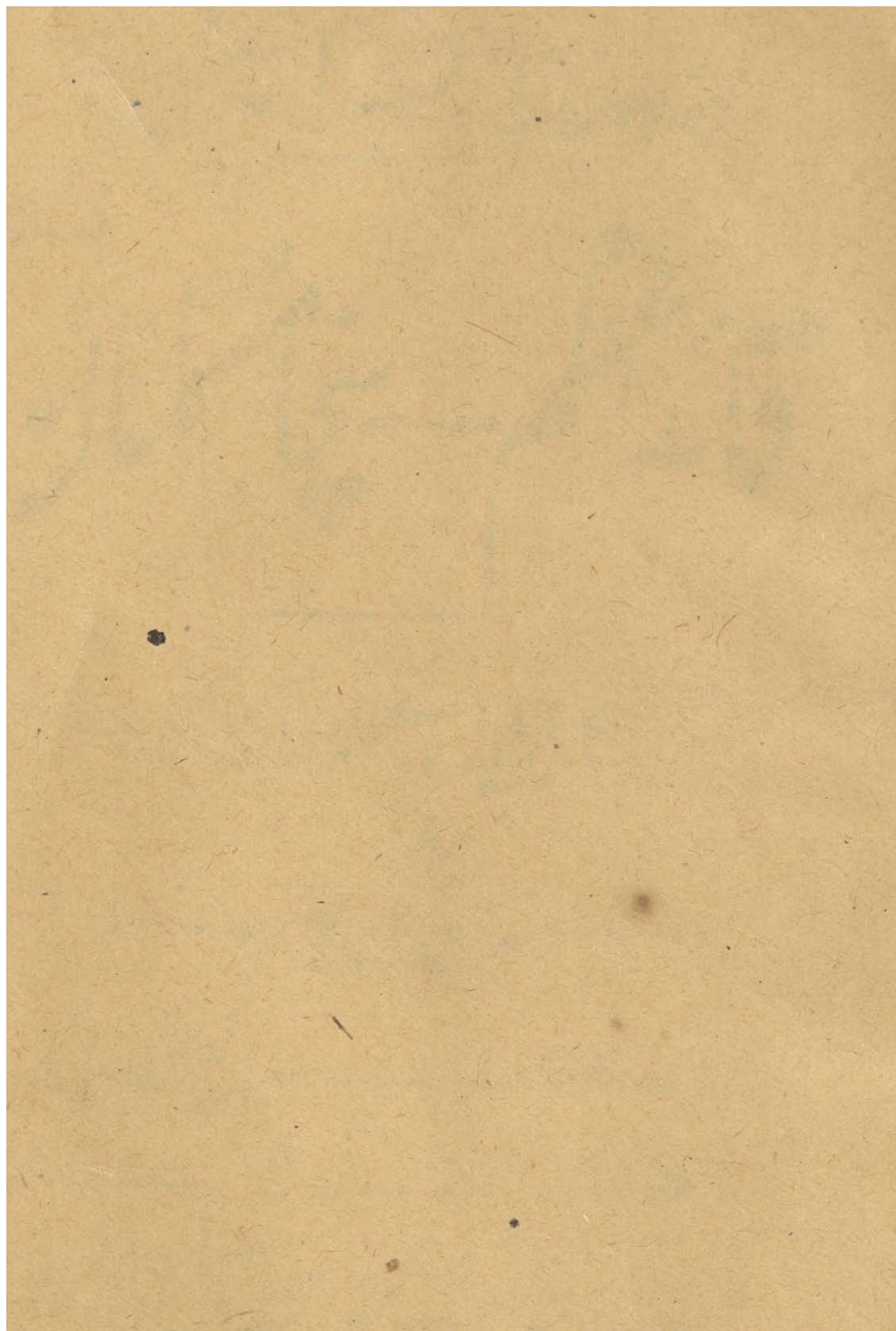
مسٹر جناح کا اسلام

اب جبکہ مسلم لیگ اور اس کے قائدِ اعظم نے اپنے سے اختلاف رکھنے والے ہر شخص کو بے ایمان اور غیروں کا زر خرید بتلانا ہی اپنا شعار بنالیا ہے اور برسوں کی ہماری صلح پسندانہ کوششوں کو نذرِ آتش کیلئے ہمارے مسلم لیگی دوستوں کے لئے ناراضی کا مقام نہیں ہونا چاہئے اگر ہم انہیں یہ بتائیں کہ جس راہ کی طرف آپ ہمیں بلانا چاہتے ہیں ہم اس طرف کیوں نہیں آسکتے۔ انہوں نے ہمارے خلاف کذب و افترا کا بازار گرم کیا لیکن میں اگر یہاں ایک حقیقت ان کے سامنے رکھوں تو اُمید ہے کہ انہیں اپنی روش تبدیل کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی اور اگر انہیں اسلام کا کچھ درد ہوا تو وہ ضرور مسلم لیگ اور مسٹر جناح سے اپنے تعلق کو منقطع کرلیں گے۔

آیئے ہم مسٹر جناح کے اسلام کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ان ایسا انسان مسلمانوں کی کیا اور کیونکر رہنمائی کرسکتا ہے۔

قادیانیوں کے بارے میں مسٹر جناح کا رویّہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے

اس سے بہت کچھ تعلق رکھنے والا حصّہ ان کی اپنی ذاتِ گرامی کا ہے۔

جب مسٹر جناح نے شریعتِ اسلامی کے مسائل سے بے نیازی برتتے ہوئے اپنی لیڈری کا ڈھنڈورہ نہایت بے باکی سے پیٹنا شروع کیا اور یہ دیکھا کہ وہ مسلمانوں میں زیادہ سے زیادہ خانہ جنگی کرا کر بھی تماشا دیکھنے کے خواہاں ہیں اور علماء کو خاص طور پر ذلیل کرنے کے درپے ہیں تو دُکھے ہوئے پُرانے دلوں سے ایک آواز اُٹھی جس نے ہماری توجّہ مسٹر جناح کے سوانح حیات کی طرف منعطف کرائی۔ ان کی زندگی کا ایک اہم باب، جو ہماری سیاسی پیدائش سے پہلے گزر چکا تھا ہمارے نوٹس میں لایا گیا اور بتانے والوں نے بتایا کہ سول میرج کیا ہوتی ہے۔ کبھی اس کا دھیان بھی کیا۔ مسٹر جناح نے سول میرج کس وقت کی تھی، ذرا اس کا حال بھی دریافت کیجئے۔

سول میرج۔ سول میرج کا ترجمہ لفظی طور پر دیوانی شادی کیا جا سکتا ہے مگر یوں سمجھ لیجئے کہ اسے قانونی شادی نام دینا شاید زیادہ موزوں ہوگا کیونکہ یہ لامذہبوں کی شادی ہوا کرتی تھی۔

ہندوستان میں ۱۸۷۲ء سے ایک قانون نافذ ہے جسے سپیشل میرج ایکٹ کہتے ہیں۔ اس ایکٹ کے بنانے کی غرض اسی کے الفاظ میں حسبِ ذیل ہے۔

"ہرگاہ کہ یہ مناسب ہے کہ ان لوگوں کے لئے شادی کا طریقہ مقرر کیا جائے جو عیسائی، یہودی، ہندو، مسلمان، پارسی، بُدھ، سکھ یا جین مذہب کے پیرو نہیں اور بعض شادیوں کو قانوناً جائز قرار دیا جائے جن کا جواز مشتبہ ہے۔ اس لئے قانون ذیل بنایا جاتا ہے۔"

۱۹۲۳ء میں اس ایکٹ کی ترمیم کی گئی جس کے ذریعے ہندو، بدھ، سکھ اور جین مذہب کے پیروؤں کو بعض حالات میں اس قانونی شادی کی اجازت دی گئی۔ مگر یہ واضح ہے کہ عیسائیوں، یہودیوں، مسلمانوں اور پارسیوں پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ یعنی ان مذاہب کا کوئی پیرو کسی حالت میں اس قانون کے ماتحت شادی نہیں کر سکتا۔

اس قانون کی مختلف دفعات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں فقط متعلقہ حصّوں کا ذکر کروں گا جن کا نفسِ مضمون سے تعلق ہے اس ایکٹ میں تحریر ہے۔ کہ :-

"شادی ہونے سے پہلے فریقین کا نکاح اور تین گواہ لازماً ان شادیوں کے رجسٹرار کے سامنے ایک اعلان پر دستخط کریں گے جو اس ایکٹ کے ضمیمہ (شیڈول)، نمبر ۲ کے مطابق ہوگا۔"

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ اعلان کیا ہے۔ ۱۹۲۳ء سے پہلے وہ اعلان یہ ہؤا کرتا تھا کہ مسلمانوں یا عیسائیوں یا پارسیوں یا یہودیوں کے واسطے

اب بھی یہی ہے۔ کہ :-

"میں (فلاں شخص) حسب ذیل اعلان کرتا ہوں :-

(۱) میں اس وقت غیر شادی شدہ ہوں۔

(۲) میں عیسائی، یہودی، ہندو، مُسلم، پارسی، بُدھ، سکھ یا جین مذہب کا پیرو نہیں ہوں۔

(۳) میں اٹھارہ برس کی عمر حاصل کر چکا ہوں۔

(۴)، اور (۵) ہمارے مقاصد کے لئے غیر ضروری ہیں۔

(۶) میں جانتا ہوں کہ گر اس اعلان کا کوئی حصّہ جھوٹ ہو اور اگر یہ بیان دیتے وقت میں یہ جانتا ہوں یا یقین کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے یا میں اسے سچ نہ یقین کرتا ہوں تو مجھے قید اور جُرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

یہی اعلان عورت کو بھی کرنا پڑتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی عمر ۱۸ کی بجائے ۱۴ سال کی ہونی ضروری ہے۔

مسٹر جناح کی شادی - اب ہمیں مسلم لیگی شہادت سے دیکھنا ہے کہ مسلم لیگ کے قائدِ اعظم کی شادی کیسے ہوئی۔

ملک بُک ڈپو گلی زئیاں سٹریٹ لاہور نے مسٹر جناح کے سوانح

حیات ایک مختصر سی کتاب میں جمع کئے ہیں۔ جس کا نام ہی قائدِ اعظم رکھا ہے۔ اسے ایم۔ اے سلام صاحب نے مرتب کیا ہے۔ مسٹر جناح کی شادی کے بارے میں اس کتاب کے صفحہ ۳۲ پر درج ہے :۔

"اپریل ۱۹۱۸ء میں آپ کی شادی سر ڈین شاہ پٹیٹ بمبئی کے متموّل و ممتاز پارسی کی لڑکی سے ہوئی۔ بے شک اس وقت یہ شادی اسلامی اصول کے خلاف تھی لیکن کچھ عرصہ بعد آپ کی بیوی نے اسلام قبول کر لیا اور مذہبی اصولوں پر کاربند رہیں"

اس مصنّف اور دوسرے مصنّفوں نے تسلیم کیا ہے کہ مسٹر جناح کی شادی اسلامی اصول کے خلاف تھی۔ مگر یہاں یہ نہیں بتایا گیا کہ خرابی کیا تھی۔ البتہ مسٹر جناح کو بری کرنے کے لئے یہ افسانہ تراشا گیا ہے کہ :۔

"لیکن کچھ عرصہ بعد آپکی بیوی نے اسلام قبول کر لیا اور مذہبی اصولوں پر کاربند رہیں"

جہاں تک میں نے تلاش کیا ہے مجھے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملا لیکن اگر کوئی ثبوت ملے تو مجھے اس کو تسلیم کرنے میں کوئی انکار نہیں ہوگا۔ مگر بغیر سند کے بات کو تسلیم کرنا درست نہیں۔

اب جو امر قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ مسٹر جناح نے سر ڈین شاہ

پٹیٹ کی پارسی لڑکی سے جو شادی کی وہ اسلامی اصولوں کے مطابق نہ ہوئی وہ سول میرج تھی جو قانون ازدواج خاص یا سپیشل میرج ایکٹ کے ماتحت ہوئی۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے ایسی شادی وہی لوگ کر سکتے ہیں جو مذکورہ مذاہب کے پیرو نہ ہوں۔ کوئی مسلمان ایسی شادی نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں نے مذہبی رجحان کا اثر تھا کہ اب تک قانوناً کسی مسلمان کو اس قسم کے نکاح کی اجازت نہیں دی گئی۔

مگر جب مسٹر جناح نے سپیشل میرج ایکٹ کے ماتحت شادی کی تو ان کو یہ بیان دینا پڑا:۔

"محمد علی جناح حسب ذیل اعلان کرتا ہوں:۔

(۱) میں اس وقت غیر شادی شدہ ہوں۔

(۲) میں عیسائی، یہودی، ہندو، مُسلم، پارسی، سکھ یا جین مذہب کا پیرو نہیں ہوں۔

(۳)۔ (۴)، اور (۵) کو چھوڑتے ہوئے میں اس کا حصّہ نمبر ۶ تحریر کرتا ہوں۔

(۶) میں جانتا ہوں کہ اگر اس اعلان کا کوئی حصہ جھوٹ ہو اور اگر یہ بیان دیتے وقت میں یہ جانتا ہوں یا یقین کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے یا میں اسے سچ نہ یقین کرتا ہوں تو مجھے قید اور جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے"۔

اس بیان سے واضح ہے کہ مسٹر جناح کے نکاح میں نقص کا جو ذکر کیا جاتا ہے وہ حقیقت کو نظروں سے کسی قدر او جھل کرنے کے لئے ہے جو شخص یہ بیان دے رہا ہو کہ میں مذہب اسلام کا پیرو ہی نہیں اور گواہوں اور رجسٹرار کے سامنے اس کی تصدیق کر رہا ہو، اس کے بارے میں یہ کہکر خاموش ہو جانا کہ نکاح میں نقص تھا امر واقعہ سے انصاف کرنا نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مسٹر جناح نے اپنے مسلمان ہونے سے صاف صاف انکار کیا اور اپنے آپ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

جب مسٹر جناح کے اسلام کی اپنی حقیقت یہ ہو تو وہ مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کیسے قرار دیں سر ظفر اللہ خاں جیسے قانون داں ان کا بھید کھول کر رکھ سکتے تھے جو ۲۷ برس سے چھپا چلا

آرہا تھا اور گو کتابوں میں پڑھتے تھے لیکن اس کی طرف کسی کا دھیان نہ جاتا تھا۔ بلکہ اب تو اس نکاح کے قصّے کو سوانح عمریوں سے حذف کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

یہ مسلمانوں کی ہی خوش قسمتی ہے کہ انہیں ایسے لیڈر اور قائدِ اعظم میسّر آجاتے ہیں جو ایک کافرہ عورت سے کورٹ شپ کی شادی کرنے کے لئے اپنے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حتمی اعلان کریں اور مسلمان انہیں سر پر اُٹھائے ہوئے ہر طرف شور مچائیں کہ اسلام کی نجات انہیں کے ہاتھوں سے ہو سکتی ہے۔

مسٹر جناح کے معذرت خواہوں نے یہ تو کہنے کی جرأت کی ہے۔ کہ مسٹر جناح کی بیوی بعد میں مسلمان ہو گئی۔ یہ روایت درست ہو یا غلط اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر جناح مسلمان ہو گئے۔

اسی طرح کے مسلمان آج مسٹر دانیال لطیفی مسلم لیگ کے سرگرم کارکن بن کر ہندوستان میں چکّر کاٹ رہے ہیں۔ وہ بھی سول میرج کر کے اپنے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔ مگر مسلم لیگ مسٹر جناح کی قیادت عظمیٰ کے ماتحت

اسے کیوں نہ برداشت کرے۔ آخر وہ بھی مسٹر جناح کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ انہوں نے کونسا زیادہ گناہ کیا ہے۔

اس سے بھی زیادہ دلچسپ قصہ ہمارے پروفیسر عنایت اللہ صاحب کا ہے۔ جو پاکستان کے حق میں تحریر و تقریر سے زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں وہ لاہور میونسپل انتخاب میں امیدوار ہو گئے تھے اور خان بہادر میاں امیرالدین کے مقابلے پر ڈٹ گئے تھے۔ جب درخواستیں گذر چکیں تو میاں امیرالدین صاحب نے اعتراض کر دیا کہ پروفیسر صاحب عیسائی ہیں مسلمان نہیں۔ چنانچہ شہادت میں پادری، عیسائی انجمن امداد باہمی کے کارکن معہ رجسٹر وغیرہ اور دوسرے لوگ پیش ہوئے اور خواجہ غلام محمد صاحب آئی۔ اے۔ سی نے فیصلہ دیا کہ پروفیسر صاحب عیسائی ہو چکے ہیں اس لئے وہ مسلمانوں کے حلقے میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ مگر پاکستان زندہ باد کہنے سے انہیں کون روک سکتا ہے۔

مولانا عبدالحامد بدایونی قادیانیوں کا رونا رو رہے ہیں

یہاں جناح سے لے کر دانیال لطیفی اور پروفیسر عنایت اللہ خاں تک بہت سوں کا رونا ہے۔ اور یہاں این خانہ ہمہ آفتاب است کی مثال صادق آتی ہے اور ہر طرف نور علیٰ نور کے جلوے دکھائی دیتے ہیں۔ اب

مسٹر جناح پر اعتراض

کرنا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔ وہ روزہ نہیں رکھتے۔ وہ حج کو نہیں گئے۔ وہ شراب نہیں چھوڑتے اور شریعت کے قوانین کی حمایت نہیں کرتے، یہ سب باتیں غلط فہمی میں مبتلا لوگوں کی بے ہودہ باتیں ہیں۔ انہیں صورتِ حال کو خود سمجھنا چاہئے اور اور اپنا علاج کرنا چاہئے۔ مسٹر جناح تو غلط نہیں کر رہے۔ ہم ہی غلط سمجھتے رہے ہیں۔

دیکھیں خدا کس کس کو سننے اور سمجھنے کی توفیق عطا کرتا ہے۔

جو لوگ ایسا قائدِ اعظم چاہتے ہیں اور اس کا بول بالا

کرنے کے لئے جوش اور ولولہ دکھا رہے ہیں ہم ان کے جوش اور ولولہ کی قدر کرتے ہیں۔ مگر ان کی بے راہ روی میں ان کے پیرو نہیں بن سکتے۔ ہمیں جس طرح

قادیانیت کی لعنت

کو مسلمانوں کی گردن سے ہٹانا پڑا ہے اسی طرح مسٹر جناح جیسے لامذہب لوگوں سے مسلمانوں کا پیچھا چھڑانا ہماری قسمت میں لکھا ہے۔ اگرچہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ

اک جان سو عذاب عجب دُکھ ہے جان کو

تاہم ہر دُکھ کو جھیلتے ہوئے اور ہر عذاب میں سے گزرتے ہوئے ہمیں اسلام و قرآن کی خدمت کرنا ہے اور اُمت کو داخلی و خارجی فتنوں سے بچانے میں مصروف رہنا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کفر بازی سے مقابلہ اتنا سخت نہیں جتنا سخت اس کفر مستتر سے ہے جو اندر ہی اندر اسلام کے جسم و روح کو کچل رہا ہے، تاہم ہمیں اپنی کوششیں اللہ و رسول کی خوشنودی کے لئے وقف کر دینی چاہئیں تاکہ ہم اللہ کے اجر کے مستحق ہو سکیں اور

ہماری اولادیں

سول میرج کی لعنت

میں مبتلا ہو کر دامن جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چھوڑ نہ دیں۔

مسلم لیگیوں نے ہماری صلح کی ہر کوشش کو ٹھکرایا ہے۔ اور وہ اپنی قوّت کے زعم میں ہم کو اور اپنے سے ہر اختلاف رکھنے والے کو فنا کرنے کے درپے ہیں۔ جیسا کہ مسٹر جناح نے اپنی تقریر سیالکوٹ میں کہا تھا۔

مگر انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کی زبردستیاں ہم ناتوانوں کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتیں اور لوگوں کی مخالفت اور اکثریت کی یورش ہمیں

سیدھی راہ

سے ڈرا اور ہٹا نہیں سکتیں۔

علمائے کرام اور صوفیائے عظام

سے التماس

اس وقت کئی ایک علماء کرام اور صوفیائے عظام پاکستان کی فریبندہ بحث میں مبتلا ہو کر مسلم لیگ زندہ باد اور قائدِ اعظم زندہ باد' کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو جناح کا دامن مضبوطی سے پکڑنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ لیکن جس شخص نے ایک کافرہ عورت کے دامن سے وابستہ ہونے کے لئے اللہ و رسول کے دامن کو تج دیا ہو اسے اپنا قائدِ اعظم بنا کر کونسی راہ فلاح کی طرف کوچ ہو سکتا ہے۔

قبل ازیں

تو آپ حضرات کو غالباً لاعلمی تھی۔ لیکن آج کے بعد کوئی لاعلمی نہیں رہ سکتی۔ ہمارا اور آپ کا حساب آج کل کے انتخاب عام کے ووٹوں پر ختم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یوم النشور کو اللہ کے حضور میں ہونا ہے۔ اسلئے ہم سب کو اپنی ذمہ واری

کا احساس کرنا چاہئیے۔ تاکہ ہم خود غلط راہ پر نہ جا رہے ہوں، اور دوسروں کو غلط راہ پر لے جا کر ان کی بے راہ روی کا بوجھ بھی اپنی گردنوں پر نہ اُٹھا رہے ہوں۔

خداوند تعالےٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

مظہر علی اظہر

۳/۹/۴۵

باہتمام چودہری ثناء اللہ بھٹہ پرنٹر پبلشر مقبول عام پریس لاہور میں چھپا اور مکتبہ احرار سے شائع ہوا